غزلیں

مہدی پرتاپگڑھی

○

کسی خوشبو کا دریچہ کھلا، کون آیا ہے
ایک اک گوشہ مرے گھر کا مہک اُٹھا ہے

مہر و ماہ کی قندیلوں سے لینا کیا ہے
اپنے گھر کا مجھے مٹی کا دیا پیارا ہے

اعتبار اس کا اسی وجہ سے ہے دنیا میں
میرا بھارت کئی تہذیبوں کا گہوارا ہے

وہی خوش منظری آنکھوں میں بسی ہے میرے
آئینہ دیکھتا ہوں عکس مگر تیرا ہے

ذہن پر طاری ہے اب تک تری قربت کا سرور
رات تو بیت گئی نشہ نہیں اُترا ہے

جانے کتنے ہی گہر ہیں صدفِ ذہن میں بند
بے خبر اپنے ہی اوصاف سے دل رہتا ہے

اک ذرا ٹھہرو، وضو کرکے سفر ہو آغاز
یہ کوئی عام سا دریا نہیں، یہ گنگا ہے

ذہن میں آیا ہے در اُس کا شگفتہ چہرہ
میں نے کچھ آج زیادہ ہی اُسے سوچا ہے

چاٹ جائے گی گھٹن چہرے کی رونق مہدؔی
میرے اندر کوئی سرگوشی کیا کرتا ہے

28، اسکول وارڈ، پرتاب گڑھ، (یوپی)

رضا امروہوی

○

شکستہ دل ہوں کہوں حال تم سے کیا دل کا
بجھا بجھا سا ہوں گویا چراغ محفل کا

مرے لبوں پہ تبسم کی اک کرن بھی نہیں
ہجوم ہے مرے چاروں طرف مسائل کا

کہاں کہاں نہ ہوا خونِ آرزوئے حیات
کہاں کہاں نہ لٹا قافلہ مرے دل کا

وہ اپنی لاش اُٹھائے پھرے تھا کاندھوں پر
پتہ ہر ایک سے پوچھے تھا میرے قاتل کا

یہ زحمتیں، یہ مسائل، یہ الجھنیں توبہ
غمِ حیات سے بچنا محال ہے دل کا

حسیں ہے شہرِ غزالاں، حسیں راہ گزر
قدم قدم ہے مگر سامنا مراحل کا

خدا کرے کہ نہ ہو میری گمرہی کو خبر
کشاں کشاں لیے پھرتا ہے شوق منزل کا

رضؔا کے سر پہ تو مشکل کشا کا سایہ ہے
اُسے نہیں ہے تردد کسی بھی مشکل کا

C-4، گلی نمبر 12، ششی گارڈن، دہلی، موبائل: 7827810345